بشکریہ روزنامہ ڈان

18، جولائی 2010ء

یہ کراچی ہے

تحریر: ندیم ایف پراچہ

اعتدال پسندوں کا شہر کراچی اقتصادی حب، اعلیٰ تعلیم کا مرکز اور ملک کا تفریحی دارالحکومت رہا ہے۔ ماضی میں یہاں دو مذہبی جماعتیں موروثی سیاست کے ذریعہ انتخابات میں کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ ایم کیوایم کے قیام کے بعد کراچی میں جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اسلامی کی سیاست ختم ہوگئی۔ ایم کیوایم نے انتہائی مختصر مدت میں نہ صرف کراچی کے شہریوں کا اعتماد حاصل کیا بلکہ قومی سیاست میں اپنی جگہ بھی بنائی۔ اس حیثیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کراچی نسبتاً پرامن شہر ہے اور اس کا ایک بنیادی سبب شہری قیادت کا مفاہمی کردار ہے۔ جس نے پورے ملک کے شہریوں کو قبول کیا۔ ایم کیوایم نے اپنی پالیسیوں سے موروثی سیاست کے خلاف جدوجہد کی۔ کراچی کی شناخت پورے ملک میں ایک اعتدال پسند شہر کی رہی ہے۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان میں دہشت گردوں کی سفاکی سے کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے۔ ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جس کے بارے میں کہا جاسکے کہ دہشت گرد یہاں حملہ نہیں کرسکتے۔ تاہم ماضی میں جس شہر کو سب سے زیادہ ہنگاموں کیلئے پہچانا جاتا تھا وہ اگر پوری طرح پرامن نہیں لیکن نسبتاً خاموش شہر کہا جاتا ہے۔ خودکش بمبار وقفوں کے ساتھ خیبر پختونخواہ، پنجاب اور اسلام آباد میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ کراچی نسبتاً بڑی حد تک پرامن اور سیاسی بنیاد پر ٹارگٹ کلنگ سے محفوظ رہا۔ کراچی کی پورے ملک میں کاسموپولیٹن شہر کی حیثیت سے شناخت ہے۔ انتہائی معتدل اور کثیر الاقومی حیثیت اس کی پہچان رہی ہے لیکن 1984ء کے بعد یہ واحد بڑا شہر ہے جہاں جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے پاکستان جیسے بنیاد پرست سیاسی اور مذہبی گروپوں نے انتخابات میں کامیابی کے مزے لوٹے۔ کراچی میں جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اسلامی کا اثر ونفوذ صرف سیاسی نوعیت کا تھا۔ کراچی کے حوالہ سے یہ ایک ردعمل کی سیاست کہی جاسکتی ہے۔ سندھیوں، پختونوں اور پنجابیوں کے برعکس اس سیاست کو موروثی نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے کراچی کی غیر لسانی اسلامی حیثیت کی حمایت کی۔ اسلام کو سیاسی رنگ دیکر مبالغہ آمیزی کے ذریعہ جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے پاکستان نے مہاجروں اور بے زمین افراد سے اپیل کی کہ سماجی وثقافتی اور اقتصادی اعتبار سے ان کی غیر معمولی اہمیت ہے اور وہ بہت زیادہ اعتدال پسند ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے پاکستان کراچی میں بڑے پیمانے پر سیاسی حمایت حاصل کرنے کے باوجود پاکستان کے سب سے زیادہ جدید شہر کی حیثیت اور معتدل سرگرمیوں پر اثر انداز نہیں ہوسکیں۔

1970ء کے آخر تک کراچی ملک کا تفریحی دارالحکومت تھا۔ جہاں تفریح کیلئے پارک اور ساحلی علاقوں کے علاوہ نائٹ کلب، بار، سینما اور بے شمار تفریحی سرگرمیاں تھیں۔ اس کے علاوہ کراچی ملک کی اقتصادی سرگرمیوں اور اعلیٰ تعلیم کا مرکز تھا۔ دوسری طرف اس شہر کراچی میں بڑی کچی آبادیاں بھی تھیں۔ دور دور تک پھیلی ہوئی ان کچی آبادیوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ملک بھر میں جرائم کی سب سے زیادہ شرح یہیں ہے۔ یہ بات باعث دلچسپی ہے کہ ایم کیوایم کے قیام کراچی کے مڈل اور لوئر مڈل کلاس میں سیاسی مذہبی پارٹیاں بہت مقبول تھیں۔ لیکن انتخابات میں پختون، بلوچ اور سندھیوں کے مخصوص علاقوں میں محنت کش طبقہ پیپلز پارٹی اور اے این پی جیسی بائیں بازو کی پارٹیوں کی حمایت کرتا تھا۔ مہاجر پارٹی کی حیثیت سے ایم کیوایم ایک ایسے وقت میں قائم کی گئی جب کراچی انتظامی، اقتصادی اور سماجی مسائل کا شکار ہونے لگا۔ خاص طور پر شہری آبادی میں اضافہ اور 1979ء افغان جہاد شروع ہونے پر پاکستان میں لاکھوں افغان مہاجر آگئے۔ افغان مہاجرین میں بیشتر اپنے ساتھ بے پناہ اسلحہ اور بھاری منشیات لائے۔ افغان شہریوں کی آمد پر کوئی جانچ پڑتال نہ ہونے سے جرائم پیشہ افراد کی بڑی تعداد بھی آگئی۔ کلاشنکوف کلچر اور منشیات مافیا ان میں شامل تھی۔ شاہراہوں اور سڑکوں کے ضوابط سے ناآشنا متمول افغان شہریوں نے کراچی میں ٹرانسپورٹ کا کاروبار شروع کردیا۔ جس کی وجہ سے کراچی کی سماجی اور سیاسی ہئیت درہم برہم ہوگئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے

کہ افغان شہریوں کی بہت بڑی تعداد میں آمد سے کراچی کی اقتصادیات بری طرح متاثر ہوئی۔ کراچی میں ایم کیو ایم کے قیام کے بعد اور اس کی مقبولیت کے سبب جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے پاکستان کی سیاسی حمایت اور ان کی روایتی سیاست کو گھن لگ گیا۔ اس کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا کہ مہاجروں کی سماجی اعتدال پسندی قدامت پسند سیاست پر بھی اثر انداز ہونے لگی۔ 1980ء میں کراچی نے لسانی اور طبقاتی تقسیم کے علاوہ جرائم کی بڑھتی ہوئی شرح، ہیروئن کے مسئلہ کے خلاف گرتی ہوئی اقتصادی صورتحال کی بہتری کیلئے جدوجہد کی۔ مختلف معاشرتی و سیاسی وجوہ کے سبب کراچی، ثقافتی و اقتصادی قبرستان کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ تاہم اس کے برعکس گزشتہ 10 برس کے دوران کراچی نے غیر متوقع طور پر نیا جنم لیا۔ جس کے نتیجے میں ایم کیو ایم کا لسانی کردار شناخت بنا۔ 2004ء کے بعد ایم کیو ایم نے سماجی، اقتصادی اور ثقافتی اعتبار سے اپنا لوہا منوایا۔ اس کے ساتھ ہی کراچی نے اعتماد اور پختگی حاصل کرنا شروع کر دی۔ اگرچہ ملک کے دوسرے علاقوں میں انتہاء پسندوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ تاہم مختلف پیچیدہ مسائل اور مشکلات کے باوجود کراچی نسبتاً پرامن ہے۔ اس کا ایک سبب گزشتہ چند برسوں کے دوران شہر کے سیاستدانوں کا قابل تعریف مفاہمتی کردار ہے۔ مفاہمتی سمجھوتہ کراچی کے مہاجروں، پنجابیوں، پختونوں، بلوچوں اور سندھیوں نے کیا۔ واضح طور پر یہ کردار ایم کیو ایم، اے این پی اور پیپلز پارٹی نے ادا کیا۔ کراچی کی مختلف الخیال آبادی نے سماجی و سیاسی تحمل کے ذریعہ اقتصادی مفادات کیلئے تنازعات کو ختم کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ جماعت اسلامی اور جمعیت علمائے اسلام جیسی پارٹیوں کو جو سیاسی حمایت حاصل تھی اس کا خاتمہ ہوا۔ مثال کے طور پر جماعت اسلامی کی کم نظری اور ان میں انتہاء پسندی پاکستانی عوام کیلئے تباہ کن ہوسکتی ہے۔ پاکستان بھر میں طالبان کے خلاف جو شعور بیدار ہوا اس پر سب سے زیادہ کراچی نے زور دیا۔

☆☆☆☆☆